اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ
لاہور پاکستان
یوم پنجشنبہ

شرح چندہ

سالانہ چندہ	۲۱ روپے
ششماہی 〃	۱۱ 〃
سہ ماہی 〃	۶ 〃
ماہوار 〃	۲¼ 〃

قیمت فی پرچہ ۱ر

جلد ۲ | ۱۵ ؍وفا ۱۳۲۷ ہش | ۷ ؍رمضان المبارک ۱۳۶۷ھ | ۱۵ ؍جولائی ۱۹۴۸ء | نمبر ۱۵۹

خانِ قلات کا باغی بھائی پولیٹیکل ایجنٹ اپس لے گیا

کوئٹہ ۱۴ ؍جولائی۔ خانِ قلات کا بھائی عبد الکریم جان جو کچھ عرصہ ہوا سرحد پار کر کے افغانستان کے علاقے میں روپوش ہو گیا تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ اب واپس قلات آ گیا ہے اور پہاڑی علاقے میں چھپا ہوا ہے پتہ چلا ہے کہ وہ پاکستان کی حد کے اندر چھاپے مارنے کی تیاریوں میں مصروف ہے ریاست کے بعض افسران اور عوام خفیہ طور پر اس کو پہنچا رہے ہیں کوئٹہ کے نائب پولیٹیکل ایجنٹ ایک دستے کے ہمراہ قلات روانہ ہو گئے ہیں تا عبد الکریم جان اور اس کے ساتھیوں کو سر کر سکیں

فلسطین کی موجودہ صورتِ حال سے امنِ عالم کو خطرہ؟

امریکی نمائندے کی طرف سے فوری حکم امتناع جنگ کی تجویز

لیک سکسس ۱۴ ؍جولائی۔ کل رات اتحادی قوموں کے ثالث کاونٹ برناڈوٹ کی رپورٹ سننے کیلئے جب سلامتی کونسل کا اجلاس منعقد ہوا تو امریکی نمائندے نے ایک قرارداد پیش کی۔ جس میں اس بات پر زور دیا گیا تھا کہ اتحادی قوموں کے منشور کی دفعہ ۳۹ کے ماتحت فلسطین کی موجودہ صورتِ حال سے امنِ عالم کو سخت خطرہ لاحق ہو گیا ہے قرارداد میں سلامتی کونسل سے مطالبہ کیا گیا کہ عربوں اور یہودیوں کو فوری طور پر یہ حکم دے دینا چاہیئے کہ وہ تین دن کے اندر اندر لڑائی بند کر دیں۔ اور جو پارٹی بھی اس حکم کی تعمیل میں لڑائی بند کرنے کیلئے تیار نہ ہو اس کے خلاف فوجی اور اقتصادی نوعیت کے اقدامات کئے جائیں۔ بحث کے دوران میں شامی نمائندے فارس الخوری نے قرارداد کی شدید مخالفت کی۔ اور کہا کہ کونسل آزاد ممالک کو اس قسم کے احکامات دینے کی مجاز نہیں ہے اگرچہ فلسطین پر گذشتہ بحثوں کے دوران میں برطانیہ اس قسم کے اقدام کی مخالفت کر چکا ہے لیکن باخبر حلقوں کا خیال ہے کہ اس مرتبہ برطانیہ عرب ممالک کے ساتھ معاہدات کے ہوتے ہوئے بھی لڑائی بند نہ ہونے کی صورت میں فوجی اور اقتصادی اقدامات کی حمایت کرے گا۔

مشرقِ وسطیٰ میں ایک طوفانی دور کے آغاز کا خطرہ؟

برطانیہ کو عرب آفس کا شدید انتباہ!

لندن ۱۴ ؍جولائی۔ لندن کے عرب آفس نے مغربی طاقتوں کے رویہ کی شدید مذمت کرتے ہوئے ایک بیان میں کہا ہے کہ بڑی بڑی طاقتیں فلسطین کے متعلق عرب حکومتوں پر بعض ایسے فیصلے ٹھونسنا چاہتی ہیں۔ کہ جن سے فلسطین میں خود ساختہ اسرائیلی حکومت تسلیم کرنے کے سوا عربوں کے لئے اور کوئی چارہ ہی نہ رہے اور برطانیہ عربوں کے خلاف اس مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہا ہے انتداب کو ختم کرنے اور اپنی فوجوں کو فلسطین سے واپس بلانے میں برطانیہ کا مقصد ہی یہ تھا کہ تا عربوں کے لئے ایسے حالات پیدا کر دئے جائیں کہ وہ یا تو خود ہی سرِ تسلیم خم کر دیں یا پھر بین الاقوامی دباؤ سے مجبور ہو کر یہودی ریاست کے قیام کو تسلیم کر لیں اگر یہودی حکومت کے قیام کو عربوں سے زبردستی تسلیم کرانے کی کوششیں کامیاب ہو گئیں تو پھر مشرقِ وسطیٰ میں امن قائم نہ ہو سکے گا۔ اور ایک ایسے طوفانی دور کا آغاز ہو گا جو موجودہ تمام نظاموں کو درہم برہم کر دیگا اور پھر نئی طاقتیں نئی پالیسی اور نئے طریق کار کیساتھ رونما ہونگی جن سے مغرب کے لئے مفید مطلب طریق پر فائدہ اٹھانا ناممکن ہو جائے گا۔

صوبہ سرحد کی وزارت پر نکتہ چینی

لاہور ۱۴ ؍جولائی۔ صوبہ سرحد کے ایک لیگی لیڈر خان غلام محمد خاں نے کل یہاں ایک پریس کانفرنس میں سرحد اسمبلی کو توڑ دینے اور صوبہ بھر میں دوبارہ عام انتخابات کرنے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے قیوم وزارت کے خلاف بد انتظامی رشوت ستانی اور کنبہ پروری کے الزام لگاتے ہوئے کہا موجودہ وزارت آرڈیننس کے سہارے صوبے پر حکومت کر کے حاکمانہ اختیارات کو ناجائز طور پر استعمال کر رہی ہے ایک وہ حکومت جسے عوام کا اعتماد اور حمایت حاصل ہو اسے آرڈیننس وغیرہ کی ضرورت نہیں پیش آتی (رسول)

دنیائے عرب کو بیرونی ایجنٹوں سے پاک کیا جائیگا

لندن ۱۳ ؍جولائی دنیائے عرب کو بیرونی ممالک کے ایجنٹوں اور ایسے سیاسی کارکنوں سے پاک کرنے کیلئے کہ جنکی موجودگی عرب مفاد کے سراسر خلاف ہے سب سے پہلے مصر نے قدم اٹھایا ہے چنانچہ اُس نے یوگوسلاویہ کے سفیر کو مصر میں خوش آمدید کہنے سے انکار کر دیا ہے۔

پنڈت نہرو کے نام قبائلی سردار کا تار

پشاور ۱۴ ؍جولائی۔ وزیرستان کے ایک قبائلی سردار ملک جہانگیر خاں نے مجلس اتحاد المسلمین حیدرآباد کے صدر سید قاسم رضوی کو بذریعہ تار یقین دلایا ہے کہ قبائلی حیدرآباد کی ہر ممکن امداد کرنے کیلئے تیار ہیں۔ اور انہوں نے مسلمانوں کی اس زبردست ریاست کو دشمنوں سے بچانے کا عزم کیا ہوا ہے۔ انہوں نے پنڈت نہرو کے نام بھی ایک تار ارسال کیا ہے اور تنبیہ کی ہے۔ کہ حیدرآباد کے خلاف معاندانہ روش پر اصرار کر کے قبائلیوں کو ہندوستان پر حملہ آور ہونے کی دعوت نہ دو۔ نیز اس بات پر بھی زور دیا ہے کہ کشمیر میں جلد سے جلد آزاد اور غیر جانبدارانہ استصواب رائے کا انتظام کیا جائے ورنہ قبائلی کشمیر میں جنگ بدستور جاری رکھیں گے۔

ڈاکٹر بھنسالی کی نظربندی کے متعلق حکومت نظام کا تردیدی بیان

حیدرآباد ۱۴ ؍جولائی حکومت حیدرآباد نے ایک بیان میں اس خبر کی پُر زور تردید کی ہے کہ ریاستی حکومت نے مشہور کانگریسی کارکن ڈاکٹر بھنسالی کو نظربند کر دیا تھا۔ اعلان میں کہا گیا ہے کہ وہ جون کے آخر میں پہلی مرتبہ حیدرآباد آئے تھے اور حکومتِ نظام کے خلاف ستیہ گرہ کرنا چاہتے تھے۔ لیکن یہاں پہنچنے کے بعد جب ان پر اس جھوٹے پراپیگنڈے کی حقیقت کھل گئی جو آجکل حیدرآباد کے خلاف کیا جا رہا ہے تو انہوں نے ستیہ گرہ کا ارادہ ترک کر دیا۔ بیان میں ڈاکٹر بھنسالی کے برت پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ یہ الزام سراسر بے بنیاد تھا کہ رضاکاروں نے بعض عورتوں پر کچھ سختی کی تھی

کفالتوں کی ضبطی کے خلاف حکومت نظام کا احتجاج

حیدرآباد ۱۴ ؍جولائی۔ حکومتِ نظام نے حیدرآباد کی کفالتوں کی ضبطی کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے حکومت ہندوستان کو لکھا ہے کہ ان کفالتوں میں سے کچھ کا اجراء کر دیا جائے تا ریاست اپنی جائز ضروریات کو پورا کر سکے

دنیائے عرب پاکستان کی از حد ممنون ہے

عراقی مدار المہام کے تاثرات

کراچی ۱۴ ؍جولائی۔ پاکستان میں عراق کے مدار المہام سید عبد القادر الگیلانی نے ڈان کے نامہ نگار کو کل ایک پریس ملاقات کے دوران میں بتایا کہ میں پاکستان کی مملکتِ عظیم کیلئے عراق اور باقی دنیائے عرب کی طرف سے اخوت اور دوستی کا پیغام لیکر آیا ہوں۔ عراق اور باقی دنیائے عرب کے دل میں قائد اعظم کیلئے خاص عزت اور عقیدت کے جذبات موجزن ہیں۔ اور اسی طرح وہ باقی ان تمام شخصیتوں کو بھی عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ جنہوں نے قیامِ پاکستان میں قائد اعظم کا ہاتھ بٹایا ہے پاکستان نے یو۔ این۔ او میں فلسطین کے متعلق عربوں کی جو زبردست حمایت کی ہے۔ عرب دنیا کی نگاہ میں اس کی بہت ہی قدر ہے اور وہ پاکستان کی اس لحاظ سے ممنونِ احسان ہے

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی۔
پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

کیا غیر مسلم حکومت کے قوانین کو نہ توڑنا سنت انبیاء ہے

مدیر "کوثر" سے ایک ضروری استفسار

(از مکرم جناب مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ)

جناب مولانا ابو الاعلیٰ صاحب مودودی اور ان کی اسلامی جماعت کے متعلق اخبار "شہباز" پشاور میں متعدد سوالات شائع ہوئے تھے۔ اسلامی جماعت کے اخبار "کوثر" نے ان سوالات کے جواب شائع کئے ہیں۔ بعض سوالات اور ان کے جواب بہت دلچسپ ہیں۔ ایک سوال بایں الفاظ کیا گیا تھا کہ :-

"مولانا مودودی صاحب اور ان کی جماعت برطانوی نظام حکومت کو مردود و طاغوت اسلام قرار دینے کے باوجود اس کے احکام کی پابندی نہیں کرتے رہے اور اس طرح بالواسطہ اس کو عملاً مضبوط و مستحکم کرنے کے مرتکب نہیں ہوتے رہے ہیں؟"

اس کے جواب میں جناب مدیر "کوثر" تحریر کرتے ہیں کہ :-

"اس سوال کے جواب سے تحریک اسلامی کا لٹریچر بھرا پڑا ہے۔ برطانوی نظام حکومت کے زمانے میں اس کا مفصل اور فیصلہ کن جواب دیا جا چکا ہے تاہم اس وقت اختصار کے ساتھ اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ اس کے احکام کی پابندی کرنے کا الزام غلط ہے "حقیقت صرف اتنی ہے کہ ملکی انتظام کی حد تک اس کے جو قوانین تھے ان کو توڑنے سے ہم پرہیز کرتے رہے" اور یہ کسی مصلحت کی بناء پر نہیں۔ بلکہ انبیاء کی سنت سے ہم نے اس طریق کو صحیح سمجھا۔ محض بحث کی خاطر اعتراض کرنے والے کا ہمارے پاس کوئی علاج نہیں۔ البتہ اگر کوئی سمجھنا چاہے تو ہم سمجھا سکتے ہیں کہ "انبیاء کے اسوہ سے اس بارے میں کیا ہدایات ملتی ہیں" اور ہم اس کو مستحکم کرنے کے ہرگز مرتکب نہیں ہوئے باقی رہا بالواسطہ کا استدلال تو اس بالواسطہ سے دنیا میں کوئی نہیں بچ سکتا۔" (کوثر ۵ جون ۱۹۴۸ء)

یہ جواب بہت سے حقائق پر مشتمل ہے جن کا ملخص یہ ہے کہ :-

(۱) مودودی صاحب اور ان کی جماعت کے افراد برطانوی حکومت کے ان قوانین کو جو ملکی انتظام کی حد تک تھے توڑنے سے پرہیز کرتے رہے۔

(۲) ان کا یہ طریق مصلحت کی بناء پر نہ تھا۔ بلکہ سنت انبیاء کی پیروی کی وجہ سے تھا۔

(۳) اس طریق سے اگر برطانوی حکومت کو بالواسطہ استحکام حاصل ہوتا ہو تو اس بالواسطہ کے اعتراض سے کون بچ سکتا ہے البتہ عمداً مودودی صاحب اس استحکام کے مرتکب نہیں ہوئے

(۴) مدیر "کوثر" تیار ہیں کہ سمجھنے کے خواہشمندوں کو غیر مسلم حکومت کے قوانین کو نہ توڑنے کے متعلق انبیاء علیہم السلام کے اسوہ سے ہدایات بتائیں۔

مدیر "کوثر" کے جواب کے دینی پہلو سے ہی ہمیں سروکار ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا ہے کہ مودودی صاحب اور ان کی جماعت نے برطانوی حکومت کے قوانین کو توڑنے سے جو پرہیز کیا ہے یہ انبیاء علیہم السلام کی سنت کے مطابق اور اُن کے اسوہ کی پیروی میں کیا ہے۔ بالفاظ دیگر ان کا یہ دعویٰ ہے کہ اگر ہندوستان میں برطانوی حکومت کے زمانہ میں کوئی نبی مبعوث ہوتا تو وہ یقیناً اس حکومت کے قوانین کو توڑنے سے پرہیز کرتا۔ چاہے اس کے نادان دشمن اسے یہ طعنہ بھی دیتے کہ وہ اس طریق سے برطانوی حکومت کو مستحکم کرنے کا مرتکب ہوا ہے۔ ہم جناب مدیر کوثر سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ براہ مہربانی ان ہدایات کو اپنے اخبار کی قریبی اشاعت میں شائع فرمائیں جو انہیں اسوہ انبیاء سے اس بارے میں ملتی ہیں کہ غیر مسلم حکومت کے قوانین کو توڑنے سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ ان ہدایات پر غور کرنے کے بعد ہی فیصلہ کیا جا سکتا ہے کہ آیا جناب مودودی صاحب اور ان کے ساتھیوں کا یہ "پرہیز" مصلحت کی بناء پر تھا یا اسوہ انبیاء کی پیروی میں نیز اسی وقت "ملکی انتظام کی حد تک قوانین" کی تشریح کی جائے گی۔ کیا مدیر "کوثر" ان ہدایات کو شائع فرمائیں گے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانی سلسلہ احمدیہ کی وفات پر اخبار وکیل امرتسر کے تاثرات

"وہ شخص بہت بڑا شخص جس کا قلم سحر تھا اور زبان جادو۔ وہ شخص جو دماغی عجائبات کا مجسمہ تھا جس کی نظر فتنہ اور آواز حشر تھی جس کی انگلیوں سے انقلاب کے تار اُلجھے ہوئے تھے۔ اور جس کی دو مٹھیاں بجلی کی دو بیٹریاں تھیں۔ وہ شخص جو مذہبی دنیا کے لئے تیس برس تک زلزلہ اور طوفان رہا جو شور قیامت ہو کر خفتگان خواب ہستی کو بیدار کرتا رہا۔ خالی ہاتھ دنیا سے اُٹھ گیا۔

...... مرزا صاحب کی اس رحلت نے ان کے بعض دعاوی اور بعض معتقدات سے شدید اختلاف کے باوجود ہمیشہ کی مفارقت پر مسلمانوں کو ان تعلیمیافتہ اور روشن خیال مسلمانوں کو محسوس کرا دیا کہ ان کا ایک بڑا شخص اُن سے جدا ہو گیا۔ اور اُس کے ساتھ مخالفین اسلام کے مقابلہ پر اسلام کی اس شاندار مدافعت کا جو اس کی ذات سے وابستہ تھی۔ خاتمہ ہو گیا۔ اُن کی یہ خصوصیت کہ وہ اسلام کے مخالفین کے برخلاف ایک فتح نصیب جنرل کا فرض پورا کرتے رہے۔ ہمیں مجبور کرتی ہے کہ اس احساس کا کھلم کھلا اعتراف کیا جائے۔"

ڈسپلن اور انتظامی امور کے متعلق منیجر الفضل کو مخاطب کیا کریں نہ کہ ایڈیٹر کو۔

ضلع گوجرانوالہ کے مہاجرین توجہ کریں

ایسے مہاجرین جو ضلع گوجرانوالہ کے کسی حصہ میں رہتے ہوں اور ان کو ابھی تک زمین نہ ملی ہو اور وہ زمین لینا چاہتے ہوں وہ جلد سے جلد اپنی درخواستیں امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ گوجرانوالہ شہر کے پاس بھیجدیں۔ تا کہ ان کے لئے زمین وغیرہ کا انتظام کیا جا سکے۔ اور درخواستیں جن محکمہ میں دی جاتی ہیں کے نشان جگہ رکھیں (امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ)

مختار عام کی ضرورت

صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے مختار عام کی آسامی کے لئے فی الحال چار ماہ کے لئے (یہ مدت لمبی ہو سکتی ہے) ایک تجربہ کار دکان کی ضرورت ہے۔ پنشنر۔ قانونگو یا اکونٹنٹ صاحبان بھی درخواست دے سکتے ہیں۔ الاؤنس -/۵۰ روپے ماہوار۔ علاوہ دیگر الاؤنس الاقسم مہنگائی الاؤنس، لاہور الاؤنس اس کے علاوہ ہوگا۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں جو درج ذیل پتہ پر بھیجدیں یا خود تشریف لا کر پیش کریں۔

(نائب ناظر بیت المال جودھامل بلڈنگ۔ لاہور)

تقرر امیر جماعت احمدیہ نوشہرہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ نوشہرہ ضلع پشاور کے لئے مرزا غلام حیدر صاحب ایڈووکیٹ کو ۳۰ اپریل ۱۹۵۰ء تک کے واسطے امیر مقرر فرما دیا ہے۔ (ناظر اعلیٰ)

ضروری تصحیح

اخبار الفضل مجریہ ۹ جون ۱۹۴۸ء کے صفحہ ۲ کالم ۴ میں نظارت علیا کی طرف سے ایک اعلان بعنوان تقرر امراء جماعتہائے احمدیہ شائع ہوا ہے۔ اس اعلان میں امراء کی میعاد ۳۰ اپریل ۱۹۴۹ء لکھی گئی ہے۔ جو غلط ہے۔ صحیح یہ ہے کہ ان امراء کی میعاد ۳۰ اپریل ۱۹۵۰ء تک کے لئے ہے۔ متعلقہ امراء صاحبان اور جماعتیں مطلع رہیں۔ (ناظر اعلیٰ)

درخواستہائے دعا

امی کی صحت نے پھر تشویشناک صورت اختیار کر لی ہے۔ آج اُن کی شدید علالت کا تار وصول کر کے سیالکوٹ اُن کے پاس جا رہا ہوں بزرگان سلسلہ خاص کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ سے التماس ہے۔ کہ انہیں اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں :- (ثاقب زیروی)

۲- اہلیہ ثانی سید علی احمد صاحب مہاجر انبالوی شدید بیمار ہیں احباب جماعت اور درویشان کرام سے دعا کی درخواست ہے علاوہ ازیں شیخ محمد حسین صاحب احمدی سنوری اور قریشی عطاء المنان صاحب جہاں کہیں بھی ہوں اپنے پتوں سے مطلع فرمائیں۔ بڑی تشویش ہے۔ سید علی احمد مہاجر انبالوی محلہ اسلام پورہ ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور

۳- عزیزم احمد صادق مدرسہ احمدیہ ابن مولوی علی انور صاحب آف بنگال ایک عرصہ سے بیمار چلا آ رہا ہے۔ اور میو ہسپتال لاہور بغرض علاج داخل ہے احباب جماعت خصوصاً صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست ہے۔ ماہ رمضان کے مبارک مہینہ میں عزیز کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ جلد از جلد صحت عطا کرے آمین

(خاکسار صلاح الدین خان خلف خان بہادر چوہدری ابو الہاشم خان صاحب حال مقیم جینیوٹ)

۴- میرے چھوٹے بھائی عزیزم مبارک احمد شاہ صاحب نے مظفر گڑھ سے تحریر فرمایا ہے کہ وہاں کے لوگ احمدیت کی وجہ سے ہمارے سخت مخالف ہو گئے ہیں۔ اور طرح طرح کے جھوٹے الزامات لگا کر ہم پر کوئی کیس کھڑا کرنا چاہتے ہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں پردیس میں ہر طرح دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھے (منظور احمد شاہ دفتر وکیل المال تحریک جدید)

روزنامہ الفضل
۱۵ جولائی

باطل حکومتوں سے معاہدہ

مودودی صاحب نے جہاد کشمیر کے سلسلہ میں جو رائے ظاہر کی ہے۔ اس پر معاصر سفینہ رقمطراز ہے۔

"یہ قصہ پہلے بھی اخبارات میں آیا تھا۔ لیکن گول مول سا۔ اور اس سلسلے میں جو تردید نما بیان شائع ہوا تھا۔ وہ بھی غیر واضح اور مبہم سا تھا۔ اب مولانا نے ترجمان القرآن میں اس بات کی کھلی اور پوری ذمہ داری اپنے سر لے لی ہے۔ کہ وہ پاکستانیوں کو اس وقت تک جہاد کشمیر میں حصہ لینے کے مجاز نہیں سمجھتے۔ جب تک حکومت ان معاہدوں کو توڑ کر کھلم کھلا اعلان جنگ نہ کر دے۔ مولانا فرماتے ہیں۔ کہ جنگ کشمیر کے متعلق ان کی رائے سورۂ انفعال کے دسویں رکوع کی ان آیات پر مبنی ہے۔ جن کا ترجمہ یہ ہے۔" اور جو لوگ ایمان تو لائے۔ مگر ہجرت کر کے تمہارے پاس نہیں آئے۔ ان کی ولایت کا تم سے کوئی تعلق نہیں۔ جب تک وہ ہجرت کر کے نہ آجائیں۔ البتہ اگر وہ دین کے معاملہ میں تم سے مدد مانگیں تو مدد کرنا تم پر واجب ہے۔ مگر کسی ایسی قوم کے خلاف نہیں۔ جس کے اور تمہارے درمیان معاہدہ ہو۔"

معاصر سفینہ نے شروع میں مولانا کی اسلامی قابلیت کی بہت تعریف فرمائی ہے۔ ہمیں آپ کی ذاتی رائے سے تعرض کرنے کی ضرورت نہیں لیکن اگر سفینہ کے مدیر محترم نے کبھی مولانا کے نظریہ جہاد کا مطالعہ فرمایا ہوتا۔ اور اس پر غور کیا ہوتا۔ تو آپ کو معلوم ہو جاتا۔ کہ مولانا قرآن کریم کی آیات سے کس طرح کھیلنا جانتے ہیں۔ اور اپنی طلاقت بیانی سے کس طرح وہ معنے پیدا کر لیتے ہیں۔ جو قرآن کریم کی کسی آیت کا مفہوم نہیں ہوتا۔

جب نٹشے کا فلسفہ تشدد و برتری جو اسکے احساس کمتری کا نتیجہ تھا۔ دنیا سے روشناس ہوا تو ہمارے بعض ہندی مسلمان علماء بھی اسی احساس کی وجہ سے اس کو بڑی حد تک متاثر ہوئے کیونکہ ہندی مسلمانوں کو بھی ان کے اعمال نے حکومت کی تخت گاہ سے اٹھا کر تختہ پر پٹک دیا تھا۔ اور وہ اس کو بڑی طرح محسوس کر رہے تھے ان کے خیال میں ان کے لئے سوائے اس کے چارہ نہیں تھا۔ کہ وہ دین کی شرح جرمن کے اس فلسفی کی لن ترانیوں کی روشنی میں کرتے۔ ان کے نظریہ کے مطابق اسلام کی بنیاد بھی انہی اصولوں پر رکھی گئی ہے۔ جن اصولوں پر نٹشے کے فلسفہ تشدد و برتری کے زیر اثر فاشزم کی بنیاد ڈالی گئی ہے۔ مودودی صاحب نے بھی اس خیال کو اپنا لیا اور اس فلسفہ تشدد و برتری کی راہ نمائی میں جہاد فی سبیل اللہ کا وہ نظریہ ایجاد کیا ہے۔ جس کو آپ نے مختصراً رسالہ جہاد فی سبیل اللہ اور ذرا تفصیل کے ساتھ کتاب جہاد فی الاسلام میں قرآن مجید کے ٹکڑوں سے ان کے ماحول سے جدا کر کے بیان فرمایا ہے۔ جہاد کے اس نظریہ کے مطابق آپ کے نزدیک اسلامی سٹیٹ کا تصور حسب ذیل ہے۔

"مسلم پارٹی کے لئے اصلاح عمومی اور تحفظ خودی دونوں کی خاطر یہ ناگزیر ہے۔ کہ کسی ایک خطہ میں اسلامی نظام کی حکومت قائم کرنے پر اکتفا نہ کرے۔ بلکہ جہاں تک اس کی قوتیں ساتھ دیں۔ اس نظام کو تمام اطراف میں وسیع کرنے کی کوشش کرے وہ ایک طرف اپنے افکار و نظریات کو دنیا میں پھیلائے گی۔ اور تمام ممالک کے باشندوں کو دعوت دیگی۔ کہ اس مسلک کو قبول کریں۔ جس میں ان کے لئے حقیقی فلاح مضمر ہے۔ دوسری طرف اگر اس میں طاقت ہوگی تو وہ لڑ کر غیر اسلامی حکومتوں کو مٹا دیگی۔ اور ان کی جگہ اسلامی حکومت قائم کرے گی۔

یہی پالیسی تھی جس پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور آپ کے بعد خلفائے راشدین نے عمل کیا۔ عرب جہاں مسلم پارٹی پیدا ہوئی تھی۔ سب سے پہلے اسی کو اسلامی حکومت کے زیر نگین کیا گیا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اطراف کے ممالک کو اپنے اصول و مسلک کی طرف دعوت دی مگر اس کا انتظار نہ کیا کہ یہ دعوت قبول کی جاتی ہے یا نہیں۔ بلکہ قوت حاصل کرتے ہی رومی سلطنت سے تصادم شروع کر دیا۔ آنحضرتؐ کے بعد جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پارٹی کے لیڈر ہوئے۔ تو انہوں نے روم اور ایران دونوں کی غیر اسلامی حکومت پر حملہ کیا۔ اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس حملہ کو کامیابی کے آخری مراحل تک پہونچا دیا۔" (رسالہ جہاد فی سبیل اللہ صفحہ ۲۸)

اس اقتباس سے معلوم ہوگا کہ مودودی صاحب کے نزدیک جو اسلامی سٹیٹ کا تصور ہے۔ اس میں دوسرے نظاموں یا دوسری حکومتوں کے ساتھ جو باطل کہلاتی ہیں۔ کسی طرح کے معاہدے کی گنجائش ہی نہیں۔ اس نظریہ کے مطابق تو اسلامی سٹیٹ کا قائم ہوتے ہی یہ فرض ہو جاتا ہے کہ وہ ارد گرد کے نظامہائے باطل کو مٹانے کے لئے تلوار ہاتھ میں لے۔ اور ان پر پل پڑے۔ باطل سے رواداری یا اس سے کسی قسم کے عہد و پیمان کا تو یہ مطلب ہوگا۔ کہ اسلامی سٹیٹ اپنے اصول کی خلاف ورزی کر رہی ہے۔ اور خود ہی باطل کو پنپنے اور ترقی کرنے کا موقعہ دے رہی ہے اس لئے مودودی صاحب نے جہاد کشمیر کے متعلق قرآن کریم کی جن آیات کا حوالہ دیا ہے وہ ان کے اسلامی سٹیٹ کے اس نظریہ کے مطابق یا تو منسوخ ہو چکی ہیں۔ اور یا ان کے وہ معنے نہیں ہیں۔ جو بظاہر ان الفاظ سے سمجھ میں آتے ہیں۔

ہم یہ بات اپنی طرف سے عرض نہیں کر رہے۔ بلکہ مودودی صاحب کے اسلامی سٹیٹ کے نظریہ کا لازمی نتیجہ یہی ہے۔ اور انہوں نے دوسری جگہ ان آیات سے ایک اگلی آیت کے ٹکڑے کو تمام ماحول سے جدا کر کے اسلامی حکومت کے اس انوکھے نظریہ کو واقعی ثابت کرنے کی کوشش بھی کی ہے۔ اس بات کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ سورۂ انفعال کی ان آیات کو مع سیاق و سباق کے سامنے رکھا جائے۔ ہم یہاں قرآن کریم کے اصل الفاظ درج کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

ان الذین اٰمنوا وھاجروا وجاھدوا باموالھم وانفسھم فی سبیل اللہ والذین اٰووا ونصروا اولٰئک بعضھم اولیاء بعض والذین اٰمنوا ولم یھاجروا مالکم من ولایتھم من شیء حتی یھاجروا وان استنصروکم فی الدین فعلیکم النصر الا علی قوم بینکم وبینھم میثاق واللہ بما تعملون بصیر والذین کفروا بعضھم اولیاء بعض الا تفعلوہ تکن فتنۃ فی الارض وفساد کبیر

ترجمہ:۔ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی۔ اور اللہ تعالےٰ کی راہ میں اپنے اموال اور انفس کے ساتھ جہاد کیا۔ اور جن لوگوں نے پناہ دی۔ اور مدد کی۔ وہ بعض بعض کے دوست ہیں اور جو لوگ ایمان لائے۔ مگر ہجرت کر کے تمہارے پاس نہیں آئے۔ ان کی ولایت کا تم سے کوئی تعلق نہیں۔ جب تک وہ ہجرت کر کے نہ آئیں۔ البتہ اگر وہ دین کے معاملہ میں تم سے مدد مانگیں تو مدد کرنا تم پر واجب ہے۔ مگر کسی ایسی قوم کے خلاف نہیں۔ جس کے اور تمہارے درمیان معاہدہ ہو۔ جو کچھ تم کرتے ہو۔ اللہ تعالےٰ اسکو دیکھتا ہے۔ اور جن لوگوں نے کفر کیا۔ بعض ان کے بعض کے دوست ہیں۔ اگر تم ایسا نہ کرو گے۔ تو زمین پر فتنہ ہوگا۔ اور بڑا فساد برپا ہوگا۔

ترجمہ میں خط کشیدہ عبارت مودودی صاحب کی ہے۔ اب جو کوئی بھی ان آیات کو پڑھے گا۔ اس کا وہی سیدھا مطلب لے گا۔ جو مودودی صاحب نے جہاد کشمیر کے متعلق اپنی تحریر میں لیا ہے۔ اور ان آیات میں سے الا تفعلوہ تکن فتنۃ فی الارض وفساد کبیر کا یہی سیدھا مطلب لے گا۔ کہ اوپر کی ہدایت کی خلاف ورزی کرنے سے زمین پر بڑے فتنہ و فساد کا دروازہ کھل جائے گا۔ ان ہدایات میں وہ ہدایت بھی شامل ہے۔ جس کا ذکر مودودی صاحب نے جہاد کشمیر کے متعلق کیا ہے۔ یعنی جو لوگ ایمان تو لائے مگر ہجرت کر کے تمہارے پاس نہیں آئے۔ ان کی ولایت کا تم سے کوئی تعلق نہیں۔ جب تک وہ ہجرت کر کے نہ آئیں۔ البتہ اگر وہ دین کے معاملہ میں تم سے مدد مانگیں۔ تو مدد کرنا تم پر واجب ہے۔ مگر کسی ایسی قوم کے خلاف نہیں۔ جس کے اور تمہارے درمیان معاہدہ ہو۔ لیکن کیا یہ حیرت ناک نہیں ہے۔ کہ مودودی صاحب نے ایک دوسری جگہ الا تفعلوہ . . . الخ کے ٹکڑے کو اس ماحول سے بالکل الگ کر کے اسلامی اسٹیٹ کے اپنے من گھڑت نظریہ کو ثابت کرنے کے لئے پیش کیا ہے اور بتایا ہے۔ کہ مومنین مبشرین اور واعظین کی جماعت نہیں بلکہ خدائی فوجداروں کی جماعت ہے۔ جس کا فرض ہے۔ کہ کسی قطعہ ارضی پر اپنا نظام قائم کرتے ہی ارد گرد کی باطل حکومتوں کو مٹانے پر تل جائے اور اس لئے جس کی فطرت ہی یہ ہے۔ کہ وہ کسی باطل حکومت سے سرے سے معاہدہ کر ہی نہیں سکتی۔ مودودی صاحب فرماتے ہیں۔

"یہ مذہبی تبلیغ کرنے والے واعظین Missionaries اور مبشرین Preacher کی جماعت نہیں ہے۔ بلکہ خدائی فوجداروں کی جماعت ہے لیکونوا شھداء علی الناس اور اس کا کام یہ ہے۔ کہ دنیا سے ظلم فتنہ۔ فساد۔ طغیان اور ناجائز انتفاع کو بزور مٹا دے ارباب من دون اللہ کی خداوندی کو ختم کر دے۔ اور بدی کی جگہ نیکی قائم کرے۔ قاتلوھم حتی لا تکون فتنۃ ویکون الدین للہ ۔۔۔ الا تفعلوہ تکن فتنۃ فی الارض وفساد کبیر۔

اس شعبدہ بازی کو دیکھئے کہ بیت آیہ کا ٹکڑہ الا تفعلوہ . . . الخ

اپنے ماحول میں رکھی جاتی ہے۔ تو اس کے معنے یہ ہوتے ہیں۔ کہ اگر تم دوسری اقوام سے معاہدہ کی پاسداری نہ کرو گے۔ تو دنیا میں فتنہ و فساد برپا ہو جائے گا۔ لیکن جب مودودی صاحب اس کو سیاق و سباق سے جدا کر کے اپنے اسلامی حکومت کے من گھڑت نظریہ کو ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ تو اس کے یہ معنے ہو جاتے ہیں کہ اسلامی سٹیٹ خدائی فوجداروں کی حکومت ہے۔ اس کی فطرت ہی یہ ہے۔ کہ باطل کے نظاموں کو لیامیٹ کر دے۔ اور ان سے ذرا بھی رواداری برتنے یا ان سے معاہدہ کرنا تو ایک بڑی بات ہے۔

کیا ان لوگوں نے قرآن مجید کو کھیل نہیں بنایا ہوا۔ اور کیا اس سے مراد معاصر سفینہ کے افتتاحیہ کے مندرجہ ذیل اقتباس کے آخری جملوں کی تصدیق ہونی بعید از قیاس ہے۔

"دراصل اس سلسلے میں مولانا سے ایک اجتہادی غلطی ہوئی ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے۔ کہ یہ غلطی دانستہ کی گئی ہے۔ لیکن زیادہ حسن ظنی سے کام لیا جائے تو کہا جا سکتا ہے۔ کہ یہ رائے کی غلطی ہے۔ اور نادانستہ ہوئی ہے مولانا کو چاہیئے کہ وہ اس غلطی کی مردانہ وار اصلاح کریں۔ اور اگر وہ اس غلطی پر اصرار کرتے رہے۔ تو ان لوگوں کو اپنی رائے پر قائم رہنے کا مزید موقعہ ملیگا جو یہ کہتے ہیں۔ کہ مولانا نے یہ سب کچھ دیدہ دانستہ کیا اور کیا ہے۔ اور وہ دشمنان شریعت بھی جو حامیان شریعت پر یہ الزام لگاتے ہیں۔ کہ ان کا مقصد دراصل نفاذ شریعت نہیں۔ بلکہ انتشار اور ذاتی اغراض کی تکمیل ہے۔ یہ کہیں گے کہ مولانا کی رائے کا یہ تضاد ظاہر کرتا ہے کہ وہ حامی شریعت نہیں ہیں۔"

دار المطالعہ احمدیہ

احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن نے عنقریب لاہور میں ایک دار المطالعہ یعنی پبلک لائبریری کھولنے کا ارادہ کیا ہے۔ جس میں دنیا کے تمام مذاہب ان کی تواریخ اور ایسی دیگر تحریکات جن کا اثر مذہبی طبائع و رجحانات پر پڑتا ہے کتب و رسائل جمع کئے جائیں گے۔ بمناسب جگہ اور کتابوں کی معقول تعداد مہیا ہو جانے کے بعد افتتاحیہ رسم ادا کی جائے گی۔ لہذا اہتمام مقامی و غیر مقامی احمدی طلباء و دیگر احباب و مخلصین سلسلہ سے پرزور استدعا ہے کہ وہ ابھی سے حسب توفیق اس دار المطالعہ کے لئے کتابیں جمع کرنی شروع کر دیں۔

منجانب شعبہ نشر و اشاعت احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن لاہور

مسلمانوں کے لئے سب سے اعلیٰ اور مکمل دُعا

اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تفسیر کبیر جلد اول میں (جو کہ حال ہی میں شائع ہوئی ہے) سورۂ فاتحہ کی آیت اھدنا الصراط المستقیم کی جو لطیف تفسیر فرمائی ہے۔ اس کا ایک حصہ ہدیہ احباب کیا جاتا ہے۔

اس آیت میں ایسی اعلیٰ اور مکمل دُعا سکھائی گئی ہے۔ جس کی نظیر نہیں ملتی۔ یہ دعا کسی خاص امر کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ ہر چھوٹی بڑی ضرورت کے متعلق ہے۔ اور دینی اور دنیوی ہر کام کے متعلق اس دعا سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ ہر کام خواہ دینی ہو یا دنیوی اس کے پورا کرنے کے لئے کوئی نہ کوئی طریق ہوتا ہے۔ اگر اس طریق کو اختیار کیا جائے۔ تو کامیابی ہو گی۔ ورنہ نہ ہو گی۔ پھر بعض دفعہ کئی طریق ایک کام کو کرنے کے نظر آتے ہیں۔ جن میں سے بعض ناجائز ہوتے ہیں۔ اور بعض جائز۔ جو جائز راستے ہوتے ہیں۔ ان میں سے بعض تو مراد تک جلدی پہونچا دیتے ہیں۔ اور بعض دیر سے پہونچاتے ہیں۔ اھدنا الصراط المستقیم کی دعا میں ہمیں یہ سکھایا گیا ہے۔ کہ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے رہیں۔ کہ وہ ہماری اس طریق کی طرف راہنمائی کرے۔ جو اچھا اور نیک ہو۔ اور جس پر چل کر ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں۔ اور جلد سے جلد کامیاب ہوں۔ کیسی سادہ اور کیسی مکمل یہ دعا ہے۔ اور پھر کیسی وسیع ہے۔ زندگی کا وہ کونسا مقصد ہے جس کے متعلق ہم اس دعا کو استعمال نہیں کر سکتے اور جو شخص یہ دعا مانگنے کا عادی ہو۔ وہ کس کس رنگ میں اپنی محنت کو زیادہ سے زیادہ بارآور کرنے کی کوشش نہ کرے گا۔ کیونکہ جس شخص کو ہر وقت یہ یاد کرایا جائے گا۔ کہ ہر مقصد کے حصول کے لئے اچھے طریق بھی ہیں اور بُرے طریق بھی ہیں۔ اور یہ کہ اسے ہمیشہ اچھے طریق کے تلاش کرنے اور اختیار کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور پھر اچھے طریق میں سے بھی ان طریقوں کو اختیار کرنا چاہیئے۔ جو سب سے قریب ہو۔ اس کا دماغ کس طرح اس تعلیم کو اپنے اندر جذب کر لے گا۔ ظاہر ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے دعا کرے گا۔ کہ اسے صراط مستقیم دکھایا جائے۔ اس کا دماغ خود بھی اس خیال سے متأثر ہو گا۔ اور اس کی اپنی کوشش بھی اپنے سب کاموں میں ایسے ہی راستہ کی تلاش میں خرچ ہو گی۔ اور جو شخص اپنے کاموں میں ان اصول کو مدنظر رکھے گا۔ کہ

(۱) میرے سب کام جائز ذرائع سے ہوں۔

(۲) میں کسی ایک مقام پر پہونچ کر تسلی نہ پا جاؤں بلکہ غیر محدود ترقی کی خواہش میرے دل میں رہے

(۳) اور میرا وقت ضائع نہ ہو۔ بلکہ ایسے طریق سے کام کروں۔ کہ تھوڑے سے تھوڑے وقت میں ہر کام کو پورا کر لوں۔ اس کے مقاصد کی بلندی اور اس کے اعمال کی درستی اور اس کی محنت کی باقاعدگی میں کیا شک کیا جا سکتا ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ اگر مسلمان اس دُعا کو اخلاص سے مانگتے رہیں۔ اور اس کے مطالب کو ذہن نشین کریں۔ تو دعا کے رنگ میں تو جو فائدہ ہو گا وہ تو ہو گا ہی۔ اس کا جو اثر طبعی طور پر مسلمانوں کے دماغ پر ہو گا۔ وہ بھی کچھ کم قابل قدر نہیں ہے۔

(تفسیر کبیر جلد اول صہ ۳۲)

قادیان میں جنازہ غائب

ذیل کے جنازے غائبانہ طور پر مسجد اقصیٰ میں ۲۸ ہجری کو پڑھے گئے۔

(۱) پیر اکبر علی صاحب ایڈووکیٹ سابق امیر جماعت فیروزپور (۲) ڈاکٹر بشیر محمود صاحب جو پنجاب سے باہر شہید ہوئے (۳) مولوی سید محمد ابراہیم صاحب بنگالی۔ (۴) چوہدری غلام رسول صاحب سکنہ جہور مغلیاں چک ۱۱۷ ڈاکخانہ ماہنہ گل رشینچ پورہ) (۵) محمد شفیع صاحب عابد دیہاتی مبلغین کلاس ۳ قادیان کا بچہ محمود احمد (۶) چوہدری فضل احمد صاحب واقف زندگی منیجر محمود آباد سندھ جو مقدمہ میں قید ہو گئے تھے۔ ان کے بھائی چوہدری دین محمد صاحب ضلع لائل پور میں فوت ہو گئے وہاں کوئی احمدی نہ تھا۔ اور نہ ہی کسی نے جنازہ پڑھا۔ (۷) مستری محمد دین درویش ۳۱۳ قادیان کے چچا عبد الکریم صاحب سیکھوانی سکنہ دار الرحمت قادیان لاہور میں وفات پا گئے۔ (۸) چوہدری محمد نواب خان صاحب لودھراں (۹) وزیر بیگم صاحبہ دختر چوہدری صاحب مذکور (ملک صلاح الدین ایم۔ اے قادیان)

ایک نہایت ضروری نوٹ

(۱) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے۔ کہ ہر احمدی تحریک ستمبر میں شامل ہو۔ یہ وہ تحریک جدید ہے۔ جس میں ہر احمدی سے اس کی ماہوار آمد پر کم سے کم ⅙ حصہ ($16\frac{1}{2}$ فیصدی) اور زیادہ سے ⅓ حصہ (۳۳ فیصدی) بطور چندہ کا مطالبہ ہے

(۲) اس مقررہ شرح کی رقم میں سے مندرجہ ذیل چندے ادا کئے جا سکتے ہیں۔

(۱) چندہ تحریک جدید دفتر اول کے چودھویں سال کا ہو۔ یا دفتر دوم کے سال چہارم کا

(۲) بقایا چندہ تحریک جدید (اگر کسی کے ذمہ ہو)

(۳) چندہ عام یا وصیت

(۴) مرکز پاکستان

(۵) چندہ جلسہ سالانہ

(۶) ان مدات میں تقسیم کرنے کے بعد جو کچھ باقی بچے گا۔ وہ حضور جہاں چاہیں والی مد میں درج کرانا ہو گا۔ جسے ریزرو فنڈ یا تحریک ستمبر بھی کہا جاتا ہے۔

(۳) آپ اگر تحریک ستمبر میں حصہ لے رہے ہیں۔ تو اچھی طرح نوٹ کر لیں۔ کہ موعودہ شرح کے مطابق آپ جو رقم اپنے سیکرٹری مال یا محصل کو دیں گے۔ اس رقم کی مدوار تقسیم کی ذمہ واری آپ پر ہے نہ کہ مرکز پر۔ اگر آپ اپنا چندہ براہ راست ارسال کریں۔ تو کوپن پر مذکورہ بالا مدات کی تفصیل دینا آپ کا فرض ہے۔ اگر آپ تفصیل نہ دیں گے۔ تو آپ کی رقم غلط داخل ہو گی۔ اور آپ کے ذمہ بقایا نکلتا رہے گا۔ خصوصیت سے تحریک جدید بقائے کا مطالبہ کریگی

(۴) تحریک جدید کے دفتر اول اور دفتر دوم کے وعدوں کی رقم اس طرح ماہوار تقسیم کریں۔ کہ آپ کا وعدہ بہر صورت ۳۰ نومبر ۴۸ء تک جو اس سال کی آخری میعاد ہے پورا ہو جائے۔

(۵) اگر آپ کے ذمہ تحریک جدید کا بقایا ہے تو وہ بھی اس سال کے وعدے کے ساتھ شامل کر کے ادا کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ اس شرح میں سے بقایا ادا کرنے کی حضور کی منظوری ہو چکی ہے۔

(۶) اگر کسی دوست کی ایک دو قسطیں ہوں۔ تو ایسے احباب کو چاہیئے۔ کہ پیشگی ادا کر کے ۲۹ رمضان المبارک تک اپنا وعدہ پورا کر لیں۔ اور آئندہ ماہوار قسط میں پیشگی والی رقم وضع کر سکتے ہیں۔

(۷) تحریک جدید کا ہر مجاہد کوشش کرے۔ کہ اس کا وعدہ ۲۹ رمضان المبارک تک سو فیصدی پہاں پہونچ جائے۔ تا اس کا نام دعا کے لئے حضور کے پیش ہو سکے۔ (وکیل المال)

اذکروا موتاکم بالخیر (حدیث نبوی)

جناب مکرم پیر اکبر علی صاحب مرحوم کا ذکر خیر

(از چوہدری عبدالحفیظ صاحب)

محترم پیر صاحب جماعت کے ایک ممتاز اور مخلص فرد تھے۔ آپ عربی کے عالم اور سلسلہ کی کتب کا وسیع مطالعہ رکھتے تھے۔ نیکی اور تقویٰ اور خاندانی وجاہت کے سبب اپنوں اور بیگانوں میں سب جگہ عزت اور احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے خلافت ثانیہ کے ابتدائی ایام میں آپ مشرف بہ احمدیت ہوئے یہ آپ کا تقویٰ اور طہارت ہی تھی کہ جس کی بدولت خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے آپ کو نہ صرف احمدیت کے قبول کرنے کی توفیق بخشی بلکہ اس سے بڑھ کر یہ آپ کے اخلاص اور ایمان میں لوز افزوں ترقی عطا فرمائی اور آخر دم تک احمدیت پر مضبوطی سے قائم رکھا۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء آپ بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ مگر میں اسجگہ اختصاراً آپ کی کچھ ان صفات حسنہ کا ذکر کرونگا جو ۔۔۔۔۔۔۔ میرے علم اور مشاہدہ میں اسوقت ہیں۔

آپ کا گاؤں مصراواں تحصیل فاضلکا تھا آپ وہاں کے مشہور بودلہ خاندان کے فرد اور ایک بڑے زمیندار تھے۔ لاہور سے ایل۔ایل۔بی کرنیکے بعد آپ ۔ فیروز پور کے مشہور اور کامیاب وکلاء میں شمار ہونے لگے ۱۹۱۵ء یا ۱۹۱۶ء میں جب آپ کی دوسری شادی حضرت مرزا ناصر علی صاحب مرحوم ایڈووکیٹ فیروز پور وسابق امیر جماعت فیروز پور کے ہاں ہوئی۔ تو اس کے بعد آپ نے فیروز پور میں ہی اپنی مستقل رہائش اختیار کر لی اور کچھ عرصہ بعد ایک وسیع قطعہ اراضی خرید کر اس پر اپنا مکان بھی تعمیر کروالیا ابتداء میں آپ نے فیروز پور میونسپلٹی کے ممبر اور پھر ڈسٹرکٹ بورڈ کے جائنٹ چیرمین کی حیثیت سے پبلک کی بہت سی خدمات سرانجام دیں۔ آپ کی دیانتداری اور تقویٰ کے سبب فیروز پور کے اعلیٰ حکام کا آپ پر ہمیشہ پورا پورا بھروسہ رہا۔ چنانچہ اسی اعتماد کی بدولت کئی ایک محکمے جن میں رشوت ستانی اور بدعنوانی کا دور دورہ تھا۔ آپ کی تحویل میں دئے جاتے رہے آپ کافی عرصہ تک نواب صاحب ممدوٹ کے قانونی مشیر رہے اور کئی برس تک فاضلکا کے حلقہ سے پنجاب لیجسلیٹو کونسل اور پھر بعد میں لیجسلیٹو اسمبلی کے ممبر بھی رہے۔

آپ سلسلے کے کاموں میں ہمیشہ نمایاں حصہ لیتے رہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی چندوں وغیرہ کی ہر تحریک میں نہ صرف خود بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے بلکہ اپنے گھر والوں اور دوسروں کو بھی ضرور حصہ لینے کی تلقین فرماتے۔ جس سال مجلس شوریٰ کے موقع پر محترم چوہدری ظفر اللہ خانصاحب تشریف نہ لا سکتے تو بارشاد حضرت امیر المومنین آپ کنڈ لر کو کے فرائض سرانجام دیتے۔ مالی اور انتظامی امور سے متعلق کمیٹیوں میں جس دلچسپی اور انہماک سے حصہ لیا کرتے تھے وہ ہمیشہ آپ کی یادگار رہیگا

حضرت مرزا ناصر علی صاحب امیر جماعت احمدیہ فیروز پور کی وفات غالباً ۱۹۳۲ء میں ہوئی اسکے بعد سے آپ فیروز پور کی جماعت کے امیر تھے۔ آپ کے عہد امارت میں فیروز پور کی جماعت نے تبلیغی اور تربیتی لحاظ سے خوب ترقی کی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے مقرر کردہ خاص ایام یعنی یوم سیرۃ النبیؐ اور یوم پیشوایان مذاہب وغیرہ کے جلسے باقاعدگی کے ساتھ ہوا کرتے تھے۔۔ اور بوجہ اسکے کہ ہر مذہب وملت کے لوگوں سے آپ کے تعلقات نہایت استوار تھے۔ وہ بہت کامیاب رہتے۔ علاوہ ازیں ان کٹھن مرحلوں پر بھی جبکہ مخالفت کے سمندر کی بے پناہ موجیں اور ناساعد حالات کے خوفناک تھپیڑے اپنا سارا زور صرف کر رہے ہوتے آپ کے پائے ثبات میں ذرا بھی لغزش نہ ہوتی اور پبلک جگہوں پر تبلیغی جلسوں کے انعقاد میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہ کرتے۔ بلکہ اپنے دینی اخلاص اور تقوے کے سبب پامردی سے ہر مخالفت کا مقابلہ کرتے۔

آپ اسلام اور احمدیت کے لئے بہت جرأت اور دلیری رکھتے تھے۔ اس کے ساتھ ہی آپ کے دل میں احمدیت کے لئے غیرت بھی بڑی تھی۔ خواہ کوئی کتنا ہی بڑا آدمی ہو۔ آپ اسے حق کی تبلیغ کرنے سے نہ ہچکچاتے تھے۔ چنانچہ آپ کی اس دلیری اور حق گوئی کا سب پر بے انتہا اثر تھا۔ بارہا ایسا ہوا کہ احمدیوں کے پبلک جلسوں میں شریر طبع لوگوں نے گڑبڑ ڈالنا چاہی۔ لیکن صرف حضرت پیر صاحب کی جرأت مردانہ اور آپ کی حرارت ایمانی کے باعث انہیں منہ کی کھانا پڑی۔ غالباً احرار کی شورش کے زمانہ ہی کا ذکر ہے یا کچھ عرصہ بعد کا کہ فیروز پور میں قصوری دروازہ کے پاس ہی ایک گلی میں جہاں پانچ چھ احمدیوں کے اپنے مکانات بھی تھے ایک جلسہ منعقد ہوا چنانچہ وہاں بہت سے مخالف لوگ جلسہ کو ناکامیاب بنانیکی نیت سے اکٹھے ہو گئے۔ ایک غیر احمدی وکیل صاحب جنہیں ازراہ عنایت نہ صرف مناسب سوالات کرنے کی اجازت ہی دی گئی تھی۔ بلکہ مزید رواداری سے کام لیتے ہوئے مقابل پر بیٹھ کر سوال کرنے کے لئے کرسی بھی دی گئی تھی۔ جامہ تہذیب سے باہر ہو گئے۔ جس پر شریر طبع لوگ اور زیادہ بھڑک اٹھے چنانچہ حالات کو زیادہ بگڑتے ہوئے پاکر محترم پیر صاحب جو اسوقت جلسہ کے صدر تھے اپنی جگہ پر کھڑے ہوئے اور کمال جرأت اور مردانگی کے ساتھ ان مخالفین کو ان کے اس گندے اور خلاف اسلام مظاہرہ پر وہ ڈانٹ دی کہ سب فرط حیرت سے انگشت بدنداں رہ گئے محترم پیر صاحب کی آواز جو ایک تو پہلے ہی نہایت بلند اور رعب والی تھی اسوقت آپ کے جوش اور حرارت ایمانی کے سبب اور زیادہ پرشکوہ معلوم ہو رہی تھی۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا گویا ایک شیر ہے کہ جو گرج رہا ہے اور باقی سب بھیڑیں ہوں جو بھاگ رہی ہیں۔ اور میں تو اب بھی جب کبھی اس واقعہ کا تصور کرتا ہوں تو حیران رہ جاتا ہوں کہ وہ غضبناک ہجوم جو صرف چند منٹ پیشتر فساد پر تلا ہوا تھا اور مٹھی بھر احمدیوں کو بھیڑیے کی خشمناک نگاہوں سے گھور رہا تھا بادل کی طرح چھٹ گیا۔ اور شریروں کے سرغنہ ان وکیل صاحب کا تو پھر پتہ ہی نہ تھا کہ کب اور کس وقت غائب ہوئے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اطاعت اور فرمانبرداری کا جذبہ بدرجہ اتم آپ میں موجود تھا۔ آپ خدا تعالیٰ کی رضا اور حضور ایدہ اللہ کی خوشنودی کی خاطر کسی قرابت اور رشتہ داری کی بھی پرواہ نہ کرتے تھے۔ مثال کے طور پر سر مرزا ظفر علی صاحب جو حضرت مرزا ناصر علی صاحب مرحوم امیر جماعت فیروز پور کے برادر بزرگ تھے مگر سلسلہ کے مخالف تھے۔ فیروز پور کے حلقہ سے الیکشن میں کھڑے ہوئے انکا مدمقابل بھی ایک غیر احمدی ہی تھا حضرت امیر المومنین نے جماعتی مفاد کے پیش نظر ان کے مخالف کے حق میں کام کرنے کے لئے فیروز پور کی جماعت کو ارشاد فرمایا۔ چنانچہ محترم پیر صاحب نے بھی اطاعت اور فرمانبرداری کا پاک نمونہ دکھایا اور اپنے پیارے آقا کی خوشنودی اور اس کے منشاء کے مطابق ذاتی مفاد کو سلسلہ کے مفاد پر قربان کر دیا اور اپنی کسی قسم کی قرابت یا رشتہ داری کا کچھ لحاظ نہ کیا اور سر مرزا ظفر علی کے خلاف کام کیا۔ یہی نہیں بلکہ آپ کی تمام زندگی میں اس قسم کی بیسیوں مثالیں ملینگی کہ اپنے ذاتی مفاد کو سلسلہ کی خاطر چھوڑ دیا ہو۔ بلکہ آپ ذاتی مفاد کو سلسلہ کے مفاد کے سامنے کچھ بھی خیال نہ کرتے تھے۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے آپکے نہایت گہرے تعلقات تھے اور آپ کے دل میں خاندان نبوت کے لئے بے انتہا عقیدت ومحبت اور عزت تھی اسکے علاوہ آپکا رشتہ داری کا بھی تعلق تھا یعنی حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ آپ کے سمدھی تھے حضرت اماں جان مدظلہا العالی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور خاندان کے دوسرے ارکان جب کبھی فیروز پور تشریف لاتے۔ ہمیشہ حضرت ناصر علی صاحب مرحوم یا حضرت پیر صاحب کے ہاں ہی تشریف فرما ہوا کرتے تھے۔

حضرت پیر صاحب نہایت اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے جس کی وجہ سے سب لوگ آپ کے بیحد گرویدہ تھے جو کوئی بھی ملاقات کے لئے آتا آپ اس سے نہایت تواضع سے پیش آتے۔ آپ کی طبیعت قدرے تیز تھی لیکن یہ حیران کن بات ہے کہ آپ نے جب ضلع فیروز پور کی جماعت کی امارت جیسی اہم ذمہ واری سنبھالی تو آپ کی طبیعت میں بردباری اور نرمی کا پہلو انتہائی غالب آگیا آپ احباب جماعت کا بہت خیال رکھتے تھے۔ اور گاہے بگاہے ان کی خیر وعافیت دریافت فرماتے رہتے تھے۔ آپ دوستوں کی ہر خوشی اور غمی میں باقاعدہ شریک تھے اور اگر کسی کی آپس میں کوئی ان بن ہو جاتی تو اسے حتی الوسع سلجھانے کی کوشش فرماتے آپ غریب دوستوں کا بھی بیحد خیال رکھا کرتے تھے اور ان کی کسی نہ کسی طریقے سے امداد فرماتے رہتے مہمان نوازی آپکا خاصہ تھا۔ چنانچہ جماعت کے اکثر مہمان آپ ہی کے دولت کدہ پر فروکش ہوا کرتے تھے جہاں ان کی آسائش وغیرہ کا محترم پیر صاحب ذاتی طور پر خیال رکھتے جب کبھی آپکو سرکاری دوروں سے فراغت ہوتی اور آپ کا قیام فیروز پور میں ہوتا تو مسجد میں نماز کے لئے ضرور تشریف لاتے۔ گذشتہ مسلسل دو اڑھائی برس سے آپ کو جوڑوں کے درد کی وجہ سے گھٹنوں میں درد کی شکایت رہنے لگی تھی۔ لیکن پھر بھی آپ کوشش فرماتے کہ سلسلے کی خدمت میں کوئی کمی نہ واقع ہو اور فیروز پور میں اپنے قیام کے آخری دنوں میں تو باوجود اس کے کہ آپکو شدید درد کی تکلیف تھی۔ علاوہ ازیں آپکا مکان بھی مسجد سے کافی فاصلہ پر تھا۔ آپ شام کی نماز میں ضرور تشریف لاتے اور حتی الوسع خود امامت فرمایا کرتے

پچھلے دنوں آپ ایک نجی کام کیلئے منٹگمری تشریف لے گئے ہوئے تھے کہ وہاں آپ کے دائیں بازو اور اسی طرف کی ٹانگ پر فالج کا حملہ ہوا چنانچہ آپ راولپنڈی واپس لائے گئے۔ جہاں چند دن کے افاقہ کے بعد پھر حملہ ہوا جو پہلے سے زیادہ شدت کا تھا ہر قسم کی انسانی تدابیر آپ کو بچانے کے لئے بروئے کار لائی گئیں۔ لیکن قضا اپنا آخری پیغام لا چکی تھی اور بہترین ڈاکٹری امداد بھی آپ کو کچھ فائدہ نہ پہنچا سکی۔ چنانچہ ۲۵ رمئی رات کو بارہ بجے آپ نے اپنی جان جہان آفرین کے سپرد کردی انا للہ وانا الیہ راجعون ۵

آپ موصی تھے آپ کو راولپنڈی میں امانتاً دفنایا گیا ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت پیر صاحب پر اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے۔ اور انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

مشرقی افریقہ میں تبلیغ اسلام - رپورٹ احمدیہ دار التبلیغ بابت ماہ اپریل

از مکرم مولوی جلال الدین صاحب قمر احمدیہ مبلغ مقیم ٹبورا ٹانگانیکا

ٹانگا

حکیم محمد ابراہیم صاحب مورگرو سے ٹانگا تشریف لے گئے۔ راستہ میں چند دن آپ منگو لنگا اور کردگوے میں ٹھہرے۔ کردگوے میں آپ کا قیام ایک مسلمان سب انسپکٹر پولیس کے ہاں تھا ان کے تعلقات احمدیوں کے ساتھ بہت اچھے ہیں دوران قیام میں آپ وہاں کے چیف اور بعض مقامی احباب سے ملے ایک گریک کنٹریکٹر اور ایک سکھ دوست کو تبلیغ کی آٹھ اپریل کو وہاں سے روانہ ہو کر آپ ٹانگا پہنچے۔ ٹانگا میں خدا کے فضل سے ہندوستانی جماعت موجود ہے جماعت کے سیکرٹری چوہدری مختار احمد صاحب ایاز نے ٹانگا کے معززین سے حکیم صاحب کا تعارف کرایا اور بعض تجار سے ملاقات کرائی مقامی سکھ دوستوں کی درخواست پر حکیم صاحب نے گوردوارہ میں حضرت بابا نانک علیہ الرحمۃ کی سیرت پر ایک لیکچر دیا لیکچر میں دو صد کے قریب حاضری تھی سکھ دوستوں نے حکیم صاحب کے خیالات کو سن کر خوشی کا اظہار کیا

ایاز صاحب چونکہ خود بھی تبلیغ کا کافی شوق رکھتے ہیں اس لئے وہ حکیم صاحب کے ہمراہ افریقن آبادی میں تبلیغ اور لٹریچر تقسیم کرنے کے لئے جاتے رہے حکیم صاحب صبح و شام قرآن مجید اور حقیقۃ الوحی کا درس دیتے رہے خدام الاحمدیہ کی تنظیم کی۔ اور ان کے سامنے چند تربیتی تقریریں کیں خدام نے اس بات کا عہد کیا کہ وہ کم از کم ایک گھنٹہ روزانہ تبلیغ میں صرف کیا کریں گے۔ اس ماہ حکیم صاحب نے قریباً تیس ۳۰ مریضوں کی دوائی وغیرہ سے امداد کی۔

ٹبورا

۲۰ اپریل سے ۱۶ مئی تک خاکسار اور برادرم مولوی عبدالکریم صاحب شرما کینیا اور یوگنڈا کے سفر پر رہے اس سفر میں قریباً سب جماعتوں کا دورہ کیا۔ کسموں ریزرو میں لونڈا - یالہ دالو اور رادا گولی کے علاقوں کو دیکھا وہاں کے احمدی احباب سے ملے بعض غیر احمدیوں کو تبلیغ کی خطبات جمعہ پڑھے۔ مبلغین کانفرنس کسموں اور احمدیہ کانفرنس کمیالہ میں شرکت کی۔ کسموں کے مقامی مسلم لیگ کے سیکرٹری صاحب کی درخواست پر خاکسار نے پاکستان کے موضوع پر ایک پبلک لیکچر دیا۔ کسموں سے کمیالہ تک خاکسار نے مکرم رئیس التبلیغ صاحب کی معیت میں لاری پر سفر کیا تاکہ راستہ کے حالات سے واقفیت حاصل کر سکوں۔ راستہ میں لٹریچر بھی تقسیم کیا۔

ممیاس - لسبیہ اور جنجہ وغیرہ کے مسلمانوں اور عیسائیوں کے حالات مطالعہ کرنے کا موقعہ ملا۔ لوگ پیاسے ہیں کسی چشمہ سے پانی پینا چاہتے ہیں۔ لیکن نفس کی تاریکی اور جہالت سد راہ ہے۔

اس سفر میں ۵۶ شلنگ کا لٹریچر فروخت کیا ہماری غیر حاضری کے ایام میں معلم امری عبیدی صاحب افریقن مبلغ ہر اتوار کو قیدیوں کو پڑھانے کے لئے افریقن جیل میں جاتے رہے اور روزانہ صبح و شام قرآن مجید اور حدیث کا درس دیتے رہے اس طرح آپ معلمین کلاس کو پڑھاتے رہے اس عرصہ میں معلمین کے پانچ امتحان لئے گئے یہ معلمین ٹریننگ لینے کے لئے کسموں سے یہاں آئے ہوئے ہیں پہلے عیسائی تھے خدا تعالیٰ نے انہیں احمدیت قبول کرنے کی توفیق دی۔ اب عام اسلامی مسائل سے واقف ہو چکے ہیں۔ پانچ ماہ کے اندر اندر قرآن مجید ناظرہ، نماز، جنازہ۔ خطبہ جمعہ اور خطبہ نکاح وغیرہ یاد کر چکے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے فقہی مسائل اور اسلام اور احمدیت کی ابتدائی تاریخی باتیں سمجھ چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو یہ لوگ نومسلموں کی تربیت کے لئے مفید ثابت ہوں گے۔

ہماری غیر حاضری کے ایام میں قاری محمد یٰسین صاحب خطبات جمعہ اور نمازیں پڑھاتے رہے

نیروبی

مولوی عنایت اللہ صاحب خلیل۔ نیروبی میں مقرر ہیں اور مولوی محمد منور صاحب بھی جو ابھی ابھی پاکستان سے آئے ہیں۔ اپریل کا پہلا ہفتہ یہیں رہے نیروبی میں ایک خاص بڑی انڈین جماعت ہے اس لئے مولوی خلیل صاحب کی زیادہ توجہ تعلیم و تربیت کی طرف مائل رہی۔ آپ بچوں اور عورتوں کو یسرنا القرآن۔ نماز۔ قرآن مجید اور ترجمہ قرآن پاک پڑھاتے رہے روزانہ صبح و شام حدیث اور تذکرہ کا درس جاری رہا۔ ہر اتوار کو مستورات میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا درس دیتے رہے اور فرصت کے وقت افریقن ریزرو میں جا کر لٹریچر تقسیم کرتے رہے خدا کے فضل سے ایک افریقن نے بیعت کی۔ اسی طرح آپ نے چند انگریزوں کو لٹریچر برائے مطالعہ دیا

مولوی محمد منور صاحب سواحیلی زبان کی تحصیل میں مشغول رہے۔ پاکستان اور قادیان کے حالات پر اپنے احباب نیروبی۔ کسموں اور کمیالہ کے سامنے تین لیکچر دیئے۔

مولوی نور الحق صاحب انور "قرطیبہ" میں خوشخطی کے Patterns

کتابت کے لئے ٹھہرے ہوئے تھے Patterns ایک یورپین فرم اپنے خرچ پر شائع کرانا چاہتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے چاہا۔ تو احمدیہ دار التبلیغ کے لئے اس سے آمد کی ایک صورت پیدا ہو جائے گی۔ والعلم عند اللہ

کسموں

کسموں میں شہر کے ارد گرد کچھ علاقے افریقن ریزرو کے ہیں جہاں پر کسی غیر افریقی کو جائداد وغیرہ خریدنے کی اجازت نہیں ہے ان علاقوں میں عیسائیوں کے مختلف فرقوں کے متعدد مضبوط مشن کام کر رہے ہیں۔ اور اکثر لوگ عیسائیت کے دام میں پھنسے ہوئے ہیں ہمارا مشن بھی عرصہ ڈیڑھ سال سے یہاں قائم ہے۔ ابتداء میں مکرم رئیس التبلیغ صاحب خود یہاں کام کرتے رہے اس کے بعد معلم امری عبیدی صاحب نے یہاں کی زمین کو تیار کیا اور پھر چوہدری عنایت اللہ صاحب احمدی اس جگہ کام پر متعین رہے۔ اب اس علاقہ میں ہندوستانی مبلغ اور چند افریقن معلمین کام کر رہے ہیں

چوہدری عنایت اللہ صاحب احمدی جو کسموں مشن کے انچارج ہیں لونڈا اور اس کے ماحول میں فریضہ تبلیغ میں مصروف رہے۔ اس عرصہ میں آپ نے لاری پر ۵۵ میل کا سفر کیا۔ اور بیسیوں افراد تک پیغام حق پہنچایا۔ اور قریباً پندرہ شلنگ کا لٹریچر فروخت کیا مولوی سید ولی اللہ شاہ صاحب بھی اسی علاقہ میں کام کرتے ہیں۔ آخر مارچ میں ان کا نکاح ٹبورا میں ہوا تھا۔ اس لئے وہ ٹبورا میں آئے ہوئے تھے ۱۲ اپریل کو آپ وہاں سے کسموں کے لئے روانہ ہوئے اور اپنے ہمراہ مبلغ بھائیوں کو اپنے علاقہ کا دورہ کرایا مبلغین کانفرنس کسموں اور احمدیہ کانفرنس کمیالہ میں شرکت کی۔ انفرادی طور پر تبلیغ کی اور لٹریچر تقسیم کیا۔

ایک نئی جماعت کا قیام

کسموں سے قریباً چالیس میل کے فاصلہ پر جھیل وکٹوریہ کے مشرقی کنارے پر ایک چھوٹا سا گاؤں ایسمبیلے (Asembo Bay) نامی واقعہ ہے۔ اس گاؤں کے ارد گرد کی افریقن ریزرو بھی اسی نام سے موسوم ہے مارچ ۱۹۴۸ء کے آخری ایام میں مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر معلم فضل احمد صاحب افریقی مبلغ کے ہمراہ یہاں پہنچے اور کام شروع کیا۔ معلم فضل احمد صاحب اس علاقہ کی زبان سے خوب واقف ہیں چنانچہ دونوں نے مل کر یہاں کام شروع کیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ایک ماہ کے اندر اندر ۲۵ افراد کی ایک جماعت قائم کر دی الحمد للہ۔ مولوی فضل الٰہی صاحب ہفتہ میں دو دن نومبائعین کے سامنے تربیتی امور بیان کرتے رہے مکرم رئیس التبلیغ صاحب کمیالہ کانفرنس سے واپسی پر یہاں تشریف لے گئے۔ نومبائعین نے آپ کے اعزاز میں ایڈریس پڑھا۔ اور آپ نے محبت بھرے جذبات کے ساتھ انہیں احمدیت میں اخلاص پیدا کرنے کی تلقین فرمائی اس موقعہ پر گیارہ افراد آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کر کے داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے

مبلغین کانفرنس

۱۱-۱۲-۱۳ اپریل کو مولوی نور الحق صاحب انور کی صدارت میں کسموں میں مبلغین کی ایک تبلیغی کانفرنس منعقد ہوئی جس میں حصہ لینے کے لئے ٹانگانیکا۔ کینیا اور یوگنڈا کے سب مبلغین سوائے حکیم محمد ابراہیم صاحب کے حاضر ہوئے اس کانفرنس کی یہ غرض یہ تھی کہ مبلغین ایک جگہ ہو کر اپنے سابقہ کام کا جائزہ لے سکیں اور یہ سوچ سکیں کہ گذشتہ کام میں انہیں جو مشکلات تبلیغی و تربیتی امور میں پیش آئی ہیں۔ ان کا حل کیا ہے چنانچہ مبلغین نے تین دن ان امور پر کافی غور و خوض کیا اور آئندہ کام میں سہولیت پیدا کرنے کے لئے تجاویز سوچیں

مکرم رئیس التبلیغ صاحب بعض ضروری مصروفیتوں کے باعث آخری دن تشریف لائے آپ نے درد انگیز لہجہ میں مبلغین سے کہا۔ کہ ہمیں کلیۃً سلسلہ کی تبلیغ میں مصروف رہنا چاہیئے تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کی مدد کو جذب کر کے جلد تر اس ملک کو تاریکی سے نکال سکیں۔

احمدیہ کانفرنس کمیالہ

۱۶-۱۷-۱۸ اپریل کو کمیالہ میں احمدیہ کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ اس کانفرنس میں حصہ لینے کے لئے ٹانگانیکا کینیا اور یوگنڈا کے نمائندگان کے علاوہ بعض اور احباب بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ کانفرنس نے مالی اور تبلیغی امور پر غور کرنا تھا۔ چنانچہ احباب نے ان دنوں انتہائی محنت اور شوق سے اس کام میں حصہ لیا۔ آئندہ سال کے بجٹ پر بحث کی۔ تبلیغی امور پر غور کیا جماعت کی بیداری اور تنظیم کے سلسلہ میں تجاویز سوچیں مقامی جماعت نے ایک ٹی پارٹی پر معززین شہر کو مدعو کیا اور مکرم رئیس التبلیغ صاحب نے اس موقعہ پر ایک مختصر تبلیغی تقریر کی۔

نشر و اشاعت

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے رسالہ "احمدی اور غیر احمدی میں فرق" کا سواحیلی ترجمہ مدت سے تیار پڑا تھا۔ اس ماہ خدا تعالیٰ نے اس کو شائع کرنے کی توفیق بھی دے دی۔ بہر صورت تین ہزار کی تعداد میں یہ رسالہ شائع کیا گیا ہے الحمد للہ۔ اسی طرح مسجد فضل ٹبورا کے حالات پر مشتمل ۲۴ صفحات کا ایک رسالہ انگریزی زبان میں شائع کیا گیا ہے۔ رسالہ کے اندر مسجد کی تصویر کے علاوہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تصویر بھی شامل ہے۔

آخر پر احباب جماعت سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ وہ جملہ مبلغین کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں بیش از بیش خدمات دینیہ کی توفیق دے۔

رپورٹ جلسہ لجنہ اماء اللہ قادیان

لجنہ اماء اللہ قادیان کا پندرہ روزہ جلسہ بتاریخ ۱۳ جولائی بوقت چھ بجے شام رتن باغ میں محترمہ ام داؤد احمد صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد محترمہ سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ نے رمضان شریف کے متعلق چند احادیث بخاری شریف میں سے پڑھ کر سنائیں۔ وقت تھوڑا ہونے کی وجہ سے ماہ جون کی رپورٹ سنائی نہ جا سکی۔ مکرمی حافظ محمد رمضان صاحب نے "برکات رمضان" پر نہایت جامع اور مختصر الفاظ میں تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ رمضان میں خدا تعالیٰ نے حلال چیزوں کی ایک وقت تک کے لئے ممانعت کر دی ہے۔ اس لئے انسان کو سوچنا چاہیئے کہ حرام چیزوں سے کتنی پرہیز کرنا چاہیئے۔

نیز یہ کہ اس ماہ میں خدا کی عبادت کثرت سے کرنی چاہیئے اور ہمیں دعا کرنی چاہیئے کہ اے خدا پچھلے سال ہم ان دنوں میں جن مقامات مقدسہ میں تھے۔ خدا جلدی اسے پھر وہیں لے جائے۔

اس کے بعد تمام ممبرات نے کھڑے ہو کر محترمہ صدر صاحبہ کی معیت میں عہد دہرایا۔

محترمہ زینب بیگم صاحبہ نے چندہ کے متعلق مختصر سی تقریر کی۔

اگلے جلسہ کے لئے اعلان کہ صبح سات بجے ۱۸ جولائی کو رتن باغ میں ہوگا۔

(سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مستورات قادیان)

ضروری اعلان برائے لجنات!

مغربی پنجاب کی مندرجہ ذیل لجنات کی پریذیڈنٹ صاحبات سے پرزور درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنی اپنی لجنہ کی ان تمام احمدی مستورات کی تعداد لکھ کر بھیجیں۔ جنہوں نے ابھی تک وصیت نہیں کی۔ تا کہ اتنی تعداد میں وصیت کے فارم بھجوا دئے جائیں۔ امید ہے کہ پریذیڈنٹ صاحبات اس تحریک کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے جلد سے جلد اس نیک کام کو انجام دے کر ثواب دارین حاصل کرنے کی کوشش کریں گی۔ اس وقت تک صرف سکندر آباد کی لجنہ کو یہ فخر حاصل ہے کہ اس کی تمام ممبرات بفضل خدا موصیہ ہیں۔ آپ بھی جلد سے جلد سابقون الاولون میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ اس کے علاوہ وہ تمام لجنات بھی جن کے نام تحریر میں نہیں آ سکے اس اعلان کی مخاطب ہیں

کراچی۔ کوئٹہ۔ پشاور۔ سیالکوٹ۔ لائلپور۔ گجرات۔ گوجرانوالہ۔ راولپنڈی۔ سرگودھا۔ موسنگ۔ لالہ موسیٰ۔ کھاریاں ضلع گجرات۔ گولیکی۔ شادیوال۔ چنیوٹ۔

بہاولپور چک $\frac{127}{\text{ج.ب}}$ ضلع لائلپور۔ ملتان۔ پاکپٹن ضلع منٹگمری۔ ترگڑی۔ میانوالی ضلع سیالکوٹ علی پور ضلع مظفر گڑھ۔ تلونڈی راہوالی۔ شیخوپورہ۔ سمبڑیال ضلع سیالکوٹ۔ رانگٹ اوچے گوجرہ میانی ضلع سرگودھا۔ بہلولپور۔ احمد آباد اسٹیٹ سندھ۔ چکوال۔ بھیرہ۔ پسرور ضلع سیالکوٹ کنری سندھ۔ حیدر آباد سندھ۔ جڑانوالہ۔ ڈیرہ بکھیاں۔ روہڑی سندھ۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ حافظ آباد۔ ادرحمان ضلع سرگودھا۔ چک $\frac{32}{12}$ ایل ضلع منٹگمری۔ ناروال ضلع سیالکوٹ

خاکسار:۔ امتہ المجید ایم۔ اے۔ اسسٹنٹ سیکرٹری وصایا رتن باغ۔ لاہور

قدرت کے رحم پر

میڈیٹرینین سمندر کے قریب ۲۰۰ سو کلو میٹر کے فاصلہ پر صحارا ریگستان کے قریب رو فی نام کا ضلع واقع ہے اس جگہ کے باشندے ایک برساتی نالے کے کنارے پر رہتے تھے۔ برساتی نالہ پہاڑیوں کی گھاٹی کے بیچ سے بہتا تھا پہاڑی گھاٹی کے اندر بہت بہت اچھے اچھے باغ تھے۔ مگر یہاں کے رہنے والے بہت تھوڑی تعداد میں ہیں۔ یہ لوگ عربی زبان بولتے ہیں۔ گرمیوں میں یہ لوگ گھاٹی میں رہتے ہیں اور جاڑے میں تھوڑا اوپر چلے جاتے ہیں۔

مفلسی کی وجہ سے اور پانی کے قریب رہنے کی وجہ سے یہ لوگ ملیریا کے شکار بنے رہتے ہیں۔ برسات کے دنوں میں پانی کے دونوں طرف ملیریا کے مچھر کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ مگر جب برسات بند ہو جاتی ہے اور نالہ سوکھ جاتا ہے۔ تب یہاں کے لوگوں کو کچھ تسلی ہوتی ہے۔ اگر نالہ جلدی جلدی سوکھ جایا کرے تو ملیریا کا ڈر بالکل جاتا رہے۔ روفی ضلع کے آدمی اس طرح قدرت کے رحم پر زندگی بسر کرتے ہیں۔ جب یہ نالہ سوکھ جاتا ہے۔ تو یہ لوگ چین سے رہتے ہیں اور جب نالہ بھر جاتا ہے۔ تب ملیریا کی وجہ سے تڑپتے ہیں۔

الجرین گورنمنٹ اور لیگ۔ آف نیشن کی مدد سے فرےرماز اسٹیشن اور ڈجل تھوایل گاؤں کے رہنے والے کو بہت فائدہ ہوا اور اس بات کی شہرت دور دور تک پھیل گئی۔ لیگ آف نیشن کے ملیریا کمیشن کی رائے کے بموجب ملیریا سے بچنے کے لئے چھ گرین کونین ملیریا موسم میں روز کھانے چاہیئے اور بخار کو دور کرنے کے لئے پندرہ سے بیس گرین تک روزانہ پانچ سے سات دن تک استعمال کرنا ضروری کمیشن کی رپورٹ صفحہ ۱۲۴ پر لیگ کا یہ بھی کہنا ہے کہ کونین اور دواؤں کی بہ نسبت بہت اچھی ہے کیونکہ اسکا اور دواؤں کی طرح کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ اور بلا ڈاکٹر کی موجودگی کے استعمال کی جا سکتی ہے۔

روفی ضلع کی حالت بہت بہتر ہو جائیگی۔ کیونکہ کونین کے استعمال سے یہاں کے لوگوں کی بہت ترقی ہوئی ہے۔ اور یہ لوگ اب مچھروں کے رحم پر نہیں رہیں گے۔

"درویش کے نام میں تبدیلی"

"حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور میں درخواست کرنے پر حضور نے ازراہ نوازش میرا نام تبدیل فرماتے ہوئے "خدا بخش" تجویز فرمایا ہے الحمد للہ بذریعہ اعلان ہذا تمام دوستوں اور رشتہ داروں وغیرہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ آئندہ مجھے زبانی یا تحریری طور پر خدا بخش نام کے ساتھ مخاطب فرما دیں"۔

خاکسار خدا بخش سابق میراں بخش ولد مولاداد ساکن شادیوال ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع گجرات حال درویش مقیم قادیان دار الامان ضلع گورداسپور

اعلان برائے لجنات بیرون و مقامی

کتاب اسوۂ حسنہ کا امتحان صرف لاہور کی لجنہ کے تمام حلقہ جات کا اور قادیان سے آئی ہوئی ان مستورات کا جو لاہور میں مقیم ہیں ہوگا۔ باہر کی لجنات مطلع رہیں کہ انکا امتحان کتاب کی کمی کی وجہ سے پیچھے ڈال دیا گیا ہے۔

سکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پتہ مطلوب ہے

کیپٹن عمر الدین صاحب احمدی اور نائیک منظور احمد احمدی ان دونوں صاحبان کا پتہ مطلوب ہے اگر کسی دوست کو علم ہو تو مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں

مرزا ولایت خاں ولد فیروز خاں بمقام کریالہ ڈاکخانہ کھوکھا براستہ سٹیشن عالمگیر ضلع گجرات پاکستان

تصحیح

الفضل مورخہ ۱۳ جولائی ۴۸ء کے صفحہ ۷ پر ضرورت رشتہ کے عنوان سے جو اشتہار شائع ہوا ہے اس میں لفظ قومیت کی جگہ غلطی سے لفظ قیمت چھپ گیا ہے احباب تصحیح فرما لیں۔ (منیجر)

۱۵ اگست کو خاص نمبر نکالنے والے اخبارات کو کاغذ کا زائد کوٹہ

کراچی ۱۴ جولائی۔ حکومت پاکستان نے ان اخبارات اور رسائل کو اخباری کاغذ کا مزید کوٹہ دینا منظور کیا ہے۔ جو ۱۵ اگست کو کسی خاص نمبر نکالنے کی تیاری کر رہے ہیں وزارت داخلہ نے اخبارات سے درخواست کی ہے کہ وہ جلد اپنی ضروریات سے آگاہ کریں

اجمیر مارواڑ میں!
زمینداری سسٹم ختم کر دیا جائیگا

اجمیر ۱۴ جولائی۔ اجمیر مارواڑہ پروونشل گورنمنٹ نے صوبہ میں زمینداری سسٹم ختم کرنے کے طریقوں پر غور کرنے کیلئے ایک کمیٹی مقرر کی ہے۔

سیلز ٹیکس سے کافی رقم جمع نہیں ہو سکی
حکومت پاکستان کو بھاری خسارہ کا خدشہ

لاہور ۱۴ جولائی معلوم ہوا ہے کہ اب تک صوبہ سرحد اور مغربی پنجاب سے سیلز ٹیکس سے کوئی خاص رقم اکٹھی نہیں ہوئی ہے اس سے حکومت پاکستان کی آمدنی میں بہت زیادہ کمی واقع ہو جانے کا اندیشہ ہے واضح رہے کہ اس مالی سال کے شروع میں سیلز ٹیکس کا محکمہ مرکزی گورنمنٹ نے اپنے قبضہ میں لیکر مغربی پنجاب کی حکومت کو ۳ کروڑ روپیہ اور صوبہ سرحد کو سیلز ٹیکس کی ساری رقم سے ۵۰ فیصدی دینے کا وعدہ کیا تھا۔ اب یہ خطرہ محسوس کیا جا رہا ہے کہ مرکزی حکومت اپنے خزانہ میں کچھ جمع کرنے کی بجائے صوبوں کو بھی مقررہ رقم نہیں دے سکے گی۔ سرکاری حلقوں کا کہنا ہے کہ سیلز ٹیکس میں کمی کی وجہ ایک یہ بھی ہے۔ کہ دکاندار اس معاملہ میں دیانتداری سے کام نہیں لیتے دوسری وجہ یہ ہے کہ محکمہ کے ملازمین پوری تندہی سے کام نہیں کر رہے ہیں۔ سیلز ٹیکس بہت کم اکٹھا ہونے کی تیسری وجہ یہ ہے کہ صوبائی حکومتوں کے محکمہ سیلز ٹیکس کے ملازمین ابھی تک مرکزی حکومت کے سپرد نہیں کئے گئے ہیں۔ اور سیلز ٹیکس کا کام انکم ٹیکس کے محکمہ کے افراد کے ذمہ لگا دیا گیا ہے۔ جو اس معاملہ میں ناتجربہ کار ہیں۔

کراچی براڈکاسٹنگ
۱۵ اگست تک کام شروع نہ ہو سکیگا

کراچی ۱۳ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ پاکستان کے حکام کی تمام کوششوں کے باوجود ۱۵ اگست کو کراچی سے براڈکاسٹنگ کا کام شروع نہیں کیا جا سکتا منصوبہ کے مطابق یہ تجویز کیا گیا تھا کہ پہلے کراچی میں میڈیم ویو اسٹیشن قائم کیا جائے۔ پھر اس کے بعد شارٹ ویو۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اسکیم میں تاخیر کی وجہ ٹیکنیکل اسٹاف اور کراچی میں ایسے اشخاص کی عدم دستیابی ہے جو اسٹیشن نصب کرنا جانتے ہیں۔ مزید بیان کیا گیا ہے کہ اب زیادہ تاخیر نہیں ہوگی۔

کشمیر کمیشن کا پہلا اجلاس

نئی دہلی ۱۴ جولائی۔ آج صبح فرید کوٹ ہاؤس میں کشمیر کمیشن کے ارکان کی پہلی میٹنگ ہوئی شام کو ایک اور میٹنگ ہوئی جس میں حکومت ہند کے دو نمائندے بھی شامل ہوئے صبح کی میٹنگ میں کمیشن نے اپنے کام کو سرانجام دینے کے سلسلے میں چند قاعدوں اور اندرونی نظم ونسق کے متعلق غور وخوض کیا

خاصہ داروں کیطرف سے پاکستان سے اظہار ہمدردی
فقیر اپی کی دھمکیاں ناکام رہیں

پشاور ۱۴ جولائی۔ شمالی وزیرستان سے ایک سرکاری پیغام میں کہا گیا ہے کہ آج میراں شاہ کے پولیٹیکل ایجنٹ خان عطاء اللہ جان خان نے دوسالی اور رزمک کا دورہ کیا۔ اور خاصہ داروں نے قبائلی حملہ آوروں کے مقابلہ میں اپنی چوکیوں پر جس کامیابی سے مدافعت کی تھی۔ اس پر انہوں نے مبارکباد دی۔ خاصہ داروں نے پولیٹیکل ایجنٹ کو اپنی رائفلوں سے سلامی دی اور انہیں یقین دلایا۔ کہ وہ حکومت پاکستان کے وفادار رہیں گے۔ یہاں یہ یاد رہے کہ حال ہی میں فقیر اپی نے دوسالی اور رزمک کے خاصہ داروں پر اثر ڈالنے اور انہیں دھمکانے کی کوشش کی تھی۔ مگر اس کوشش میں اسے سخت ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ دوسالی اور رزمک میں کسی پولیٹیکل ایجنٹ کا یہ پہلا دورہ تھا۔ اور ان علاقوں میں تقریباً ۵۰۰ خاصہ دار متعین ہیں۔

برلن کی بے چینی آہستہ آہستہ دُور ہو رہی ہے

لنڈن ۱۴ جولائی۔ جرمنی سے جو اطلاعات موصول ہو رہی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ روسی برلن سے مغرب کیطرف جانیوالی ریل کی پٹڑیوں کی مرمت کر رہے ہیں عوام اس کا خیر مقدم کر رہے ہیں۔ کیونکہ اس سے یہ نتیجہ نکالا جا رہا ہے کہ روس اپنا رویہ نرم کرتا جا رہا ہے روس کے مقبوضہ علاقہ کی ریل کے ڈائرکٹر بیرنر نے ایک بیان میں کہا کہ ریل کی پٹڑیوں کی جلد از جلد مرمت کیجائیگی۔

اگر مقدمات واپس نہ لئے تو میں عبداللہ حکومت کے پول کھول دونگا
کشمیر کے سابق وزیر اعظم مسٹر کاک کا عدالت میں بیان

سرینگر ۱۴ جولائی کشمیر کے سابق وزیر اعظم مسٹر رام چندر کاک کے خلاف ایک مقامی عدالت میں تعزیرات ہند کی دفعہ ۱۶۱ کے تحت جو مقدمہ چل رہا تھا۔ اس میں سرکاری گواہیاں ختم ہو گئی ہیں۔ آج مجسٹریٹ نے کاک پر چند سوالات کئے۔ نیز اس سے اس بات کی وجہ دریافت کی کہ اس کے خلاف مقدمہ کیوں چلایا جا رہا ہے۔ اُس نے مجسٹریٹ کو کہا۔ کہ مجھے اپنی پوزیشن واضح کرنے کے لئے ماضی کے بہت سے واقعات دہرانے پڑیں گے۔ مسٹر کاک نے اپنا بیان شروع کرتے ہوئے کہا کہ میں نے ملازمت سے ۱۱ اگست کو استعفےٰ دیا تھا۔ اس وقت سے لے کر میرے خلاف کئی قسم کے مقدمات چلائے جا رہے ہیں۔ مجھے کئی بار نظر بند کیا گیا ہے اور کئی بار جیل جانا پڑا ہے مجھے بہت سا مالی نقصان بھی اُٹھانا پڑا ہے نیز میرے عزیز واقارب اور مجھ سے تعلق رکھنے والوں کو بھی تنگ کیا جا رہا ہے۔ میں نے پچھلے دس ماہ میں اپنی زبان پر مہر لگائے رکھی ہے۔ اور اب اس موقعہ پر بھی جبکہ میرے خلاف مقدمے کھڑے کرنے والوں نے مجھے مجرم ثابت کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ میں اپنی زبان سے کچھ کہنے سے اسلئے گریز ہی کر رہا ہوں کہ کہیں میرے منہ سے تلخ حقائق پر مبنی سچ بات نہ نکل جائے۔ اس وقت اس سے میں زیادہ کچھ نہیں کہہ سکتا کہ اگر مجھے کسی عمیق گہرائی اور اندھیرے میں پھینکنے کی کوشش کی گئی تو پھر مجھے مجبوراً اپنی حفاظت اور بچاؤ کے لئے تمام حقائق پیش کرنے پڑیں گے جن کا تعلق شیخ عبداللہ کی موجودہ حکومت سے ہے۔

ہندوستان جانے کیلئے اجازت کی ضرورت ہوگی

نئی دہلی ۱۴ جولائی معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نے فیصلہ کیا ہے کہ پاکستان سے ہندوستان جانے والے اصحاب خاص اجازت حاصل کریں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ہندوستانی ہائی کمشنر و ڈپٹی کمشنر کو یہ اختیارات ہوں گے کہ وہ ان مسلمانوں کو اجازت نامے دیں جو ہندوستان تجارت کی غرض سے جانا چاہتے ہیں۔ پچھلے دنوں حکومت ہند نے پاکستان کی حکومت کو ایک مراسلہ بھیجا تھا جس میں یکطرفہ نقل وحرکت پر احتجاج کیا گیا تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومتِ پاکستان نے ابھی تک اس مراسلے کا جواب نہیں دیا ہے۔

پاکستانی فوج کا گرانقدر عطیہ

راولپنڈی ۱۴ جولائی۔ انٹر سروسز پبلک ریلیشنز ڈائرکٹریٹ جنرل ہیڈکوارٹرز پاکستان کے ایک پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ پاکستان کی فوج نے قائد اعظم ریلیف فنڈ کیلئے مئی ۱۹۴۸ء میں مندرجہ ذیل رقوم دی ہیں:۔

	روپے
ہیڈکوارٹرز ۷ ڈویژن	۲۲۳۶۵ — ۰ — ۱
ہیڈکوارٹرز ۸ ڈویژن	۱۶۴۲ — ۱۰ — ۰
ہیڈکوارٹرز نمبر ۹ (الف) ڈویژن	۵۵۷۹ — ۱۲ — ۶
ہیڈکوارٹرز ۱۰ ڈویژن	۳۱۹۳ — ۱ — ۳
ہیڈکوارٹرز مشرقی پاکستان ایریا	۳۲۱ — ۱۲ — ۰
میزان	۳۳۱۰۰ — ۱۰ — ۹

کھڈیوں کے کارخانہ داروں کو اطلاع

لاہور ۱۴ جولائی۔ جن پناہ گزینوں کے نام کھڈیوں کے کارخانے الاٹ کر دئے گئے ہیں اور حکومت کیطرف سے دستی کھڈیاں لگانیکی اجازت دی گئی ہے انہیں چاہیئے کہ کھڈیاں لگا کر فی الفور سول سپلائی آفیسر کو اطلاع دیں۔

سول سپلائز افسران فیکٹریوں کے معائنے کا پروگرام تیار کرینگے آپکے ساتھ ویورز ایسوسی ایشن کے ممبر بھی جائینگے۔

مصر اور برطانیہ میں تجارتی سمجھوتہ

قاہرہ ۱۴ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ اور مصر کے درمیان تجارتی گفت وشنید تسلی بخش طریقے پر جاری ہے۔ اور پوری امید ہے کہ عنقریب اس سلسلے میں ایک معاہدہ طے پا جائیگا جسکی رو سے مصر برطانیہ سے لوہا، سٹیل اور کوئلہ درآمد کر سکے گا۔

بنوں کے طلباء کا طبی دستہ
عنقریب محاذ کشمیر پر جائیگا!

پشاور ۱۴ جولائی۔ چند روز قبل اسلامیہ کالج پشاور کے پچاس طلباء پر مشتمل ایک طبی مشن محاذ کشمیر کیلئے روانہ ہوا تھا۔ اب بنوں اسٹوڈنٹس فیڈریشن نے بھی اپنی پرائیویٹ میٹنگ میں ضلع بنوں کے پچیس طلباء پر مشتمل ایک طبی مشن روانہ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ امید ہے عنقریب بنوں کے طلباء کا یہ طبی مشن محاذ کشمیر کیلئے روانہ ہو جائیگا

حیدر آباد کو طبی امداد
حکومت ہند نے مشروط اجازت دیدی

نئی دہلی ۱۴ جولائی۔ حکومت ہند نے اعلان کیا ہے کہ اگر کوئی شخص یا جماعت حیدر آباد کو طبی امداد پہنچانا چاہے تو اُسے اس امر کی اجازت دیدی جائیگی لیکن طبی سامان لیجانیوالے جہازوں کو ہندوستان کے علاقہ سے گذرتے وقت بعض بندرگاہوں پر کسٹم ڈیوٹی ادا کرنے کیلئے ٹھہرنا پڑے گا۔

مشرقی پاکستان میں تپ دق کی روک تھام

ڈھاکہ ۱۴ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ ضلع میمن سنگھ مشرقی پاکستان میں تپ دق کے مریضوں کے فائدہ کے لئے ایک مختصر میعاد کی اسکیم مکمل ہو گئی ہے میمن سنگھ شہر سے پانچ میل دور مکٹا کا چار روڈ پر تپ دق کا ایک ہسپتال کھول دیا گیا ہے جس میں بیس بستروں کا انتظام ہے یہاں تپ دق کے مریضوں کا علاج کیا جائے گا۔